

قربانیوں کا زمانہ

یاد رکھو! تحریک جدیدہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔ اس وقت نہ سینکڑوں سال میں پہلے کسی جماعت کو ملا ہے۔ اور نہ آئندہ ملے گا۔

تحریک جدیدہ کے بارہویں سال کے جہاد میں کیا عرصوں سال کے وعدہ پر نمایاں اضافہ کر کے وعدے لکھوانے والو مبارک ہو کہ اللہ تعالیٰ نے اس وقت عطا فرمایا۔ اور وہ جواب تک اس جہاد میں مل نہیں انہیں معلوم ہو۔ کہ وہ اپنی ایک ماہ کی آمد اگر پوری نہیں دے سکتے تو ایک ماہ کی آمد کا پچھلے یا کم سے کم پچھلے حصہ دے کر شل ہو جائیں۔ اس لئے کہ ہمارا زمانہ قربانیوں کا زمانہ ہے۔ ہمارا زمانہ اللہ تعالیٰ کے نعمتوں کے حصول کا زمانہ ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ کے بدترین سو سال تک جو کسی کو نہ مل سکا۔ وہ آج حاصل ہو سکتا ہے۔ پس اگر آپ اب تک اس جہاد میں شل ہیں۔ تو اس نعمت عظمیٰ کے زمانہ کو اٹھ سے نہ جانے دیں۔ بلکہ اس میدان میں کود کر تدارک جمع کر لیں۔

مسجد سرینگر (کشمیر) کے لئے چندہ عنایت کریں

احباب کرام کے علم میں یہ امر اچکا ہے۔ کہ سری نگر (کشمیر) میں مسجد دار التبلیغ اور مہاراشٹر کی تعمیر کے لئے حکومت کشمیر نے چار کنال زمین دی ہوئی ہے۔ ایام جنگ میں عمارت کی تعمیر مشکل تھی۔ اس لئے دار التبلیغ اور چار دیواری تیار کی جاسکی۔ اب ارادہ ہے۔ کہ امسال بفضل تقاضا مسجد اور مہمان خانہ کی عمارت کو مکمل کر لیا جائے۔ کشمیر میں کسپا حوں کی آمد و رفت اب بجزرت ہے۔ اس لئے مہمان خانہ کی فوری ضرورت ہے بصورت دیگر احباب کو ہوٹلوں اور ڈاکس ہوٹلوں میں ٹھہرنے سے دقت کے علاوہ کافی اخراجات کا زہر بار ہونا پڑتا ہے۔ سری نگر کی خاص اہمیت کے پیش نظر جناب ناظر صاحب بیت المال نے ازراہ فوڈارشن تمام ہندوستان سے چندہ ہزار روپیہ جمع کرنے کی اجازت دے رکھی ہے۔ احمدیہ مسجد کمیٹی سری نگر نے خواجہ صدر الدین صاحب کو اس چندہ کی فراہمی کے لئے مقرر کیا ہے۔ وہ ماہ جنوری ۱۹۲۶ء میں ضلع سیالکوٹ کا دورہ کرینگے۔ اور اس کے بعد دیگر اضلاع کا۔ احباب کرام سے درخواست ہے۔ کہ ان کی پوری پوری معاونت فرما کر ممنون فرمائیں۔ خاک رعبہ الرحیم پریذیڈنٹ احمدیہ مسجد کمیٹی سری نگر

ایک لاپتہ کے متعلق ضروری اعلان

نور الحق صاحب واقف زندگی ابن شیخ مبارک علی صاحب سکنہ قلعہ غلام نبی ضلع گورداسپور ایگرہ پکچرل کالج لاٹل پور میں پڑھتے تھے۔ وہ چند روز سے لاپتہ ہیں۔ اس اعلان کو اگر نور الحق صاحب خود پڑھیں۔ تو وہ بہت جلد خاک رعبہ قادیان آکر ملیں۔ اور اگر کسی اور دوست کو ان کا علم ہو۔ تو وہ ان کے موجودہ پتہ سے اطلاع دیں۔ (پانچ تحریک جدیدہ قادیان)

ہر مجلس خدام الاحمدیہ

ان سوالات کا جواب دے

- ۱۔ کیا آپ اپنی ہر رپورٹ ہر ماہ کی دس تاریخ تک مرکز میں ارسال کر دیتے ہیں۔
 - ۲۔ کیا خدام کو استقلال سے کام کرنے کی تفتین کی جاتی ہے؟
 - ۳۔ کیا مجلس کا باقاعدہ اجلاس کیا جاتا ہے؟
 - ۴۔ کیا آپ مرکز کے خطوط کا دقت پر جواب دیتے ہیں۔
 - ۵۔ کیا آپ مجلس آپ کے نزدیک پوری طرح مستعد ہے یا کہ نہیں۔ اگر نہیں تو اس کی وجوہات ہیں۔
- مذہب بالا سوالات کے جواب جلد سے جلد تمام مجلس خدام الاحمدیہ سرگرم ہیں۔ جو سب مجلس میں۔ وہ اپنے کاموں میں مستعدی اور جیتی کا نمونہ دکھائیں۔ کوئی قوم ترقی نہیں کر سکتی۔ جب تک اس کے نوجوانوں میں ایشارہ استقلال کا جذبہ پیدا نہ ہو جائے۔ اس لئے ہمارا فرض اولین ہے۔ کہ نوجوانوں کی اصلاح میں کوشاں رہیں۔ اور ان میں ایشارہ استقلال کا جذبہ پیدا کریں۔ (شب رات الرحمن ہمتیار و اشتغال خدام الاحمدیہ)

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایۃ اللہ علیہ العزیز

صحت کاملہ و عاجز اور درازی عمر کیلئے دعائیں و وصیائے

گھوڑ پوواہ ضلع گورداسپور
محمد ابراہیم صاحب سکنہ بکول لکھتے ہیں۔
۱۲ دسمبر کو جماعت احمدیہ بکول نے دو روز تک جیل پکچر خیر بول کو حضرت امیر المؤمنین ایۃ اللہ تعالیٰ کی صحت کے لئے بطور صدقہ کھلائے اور تمام جماعت نے دعا کی۔
لیجنہ امارا اللہ فیض اللہ علیہ ضلع گورداسپور
مقررہ اور سلطانہ صاحبہ بنت قاسمی خیر بول
صاحب سیکرٹری لیجنہ امارا اللہ لکھتے ہیں۔ حضور کی عیال کی وجہ سے لیجنہ امارا اللہ فیض اللہ نے ایک بڑا صدقہ دیا۔ اور غریبوں میں پھرنے نقدی بھی تقسیم کی۔ نیز ہفتہ کو روزہ بھی رکھا۔
عاجز اور دعائیں بھی جاری ہیں۔
سر اے عالمگیر ضلع بھرتی

پگوال ضلع جہلم
سکرٹری صاحب علی صاحب سکنہ بکول
ضلع جہلم لکھتے ہیں۔ ہماری جماعت نے ایک بڑا صدقہ دیا ہے۔ اور حضور کی صحت کے لئے دل کرو دعا کی۔

بیدا پور ضلع شیخوپورہ
سکرٹری صاحب انجن احمدیہ بیدا پور لکھتے ہیں حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح ثانی ایۃ اللہ علیہ العزیز کے واسطے خاندانہ کویم کی بارگاہ میں اجتماعی طور پر دعا کی گئی۔ اور ایک بڑا بطور صدقہ ذبح کر کے خیریاں تقسیم کیا۔ اللہ تعالیٰ حضور پر نور کو شفا سے عاجل و کامل عطا فرمائے۔
محمد نگر (لاہور)

جناب میں غلام محمد صاحب اختر نے اطلاع دی۔ صلۃ محمد نگر کی طرف سے ایک بڑا صدقہ دیا گیا۔ نقدی قادیان بھجوائی گئی۔ کچھ حلقہ کے خیر بار کو تقسیم کی۔
پنڈرومی ضلع انگ

محبوب عالم صاحب جزل سکرٹری جماعت احمدیہ پنڈرومی تحریر کرتے ہیں۔ جماعت کے جملہ مہران حضرت اقدس حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح ثانی کی صحت اور درازی عمر کے لئے دعا کرتے ہیں۔ ہم دسمبر جمعہ کو خاص طور پر جماعتی رنگ میں دعا کی گئی۔ ۱۹ دسمبر کو بڑا بطور صدقہ دیا گیا۔ لیجنہ امارا اللہ امارا بکھیا لیا ضلع سیالکوٹ
محمد ملہ انجمن سلیہ صاحبہ سکرٹری لیجنہ امارا اللہ لکھتے ہیں۔ ۱۶ دسمبر کو متواتر نے جمع ہو کر حضور کی صحت کاملہ اور درازے عمر کے لئے بہت دعا کی۔ اور قبل از دعا حسب استطاعت صدقہ بھی جو مبلغ چالیس روپیہ تھا دیا۔ آئندہ ارادہ ہے۔ کہ چالیس روز تک دعا کی جائے۔

پرکت علی صاحب میڈیکل پوسٹ لکھتے ہیں ۱۹ دسمبر کو سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایۃ اللہ تعالیٰ بقرہ العزیز کی مجالس صحت کے لئے ایک بڑا بطور صدقہ دیا گیا۔
لالہ موسیٰ
محمد احمد صاحب نام لکھتے ہیں۔ ویسے تو ہر احمدی اپنے پیارے آقا حضرت امیر المؤمنین ایۃ اللہ تعالیٰ کی سلامتی اور تندرستی کے لئے ہر وقت دعا کرتا ہے۔ لیکن اجتماعی طور پر بھی جماعت لالہ موسیٰ نے لیجنہ امارا اللہ کی صحت میں کچھ رقم جمع کر کے ایک بڑا صدقہ دیا۔ اور ساری جماعت نے سیدنا احمدیہ میں اکٹھے ہو کر دو دن سے حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا کی۔

بیک سکنڈ ضلع گجرات

مولوی عبدالعزیز صاحب امیر جماعت نے اطلاع دی۔ ایک بڑا بطور صدقہ دیا گیا۔ اور لیجنہ امارا اللہ جماعت بیک سکنڈ نے کچھ رقم بطور صدقہ قادیان بھیجی۔ اجتماعی دعا بھی کی گئی۔

۱۱ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایۃ اللہ تعالیٰ بقرہ العزیز نے جماعتی تمجید اعلان تقریر۔ ذریعہ اسماعیل خان کے لئے میاں غلام حسین صاحب السین ڈی۔ او کو ہمارا پرل شہر تک کے لئے امیر مقرر فرمایا ہے۔ ۱۲ حضرت امیر المؤمنین ایۃ اللہ فیض اللہ علیہ العزیز نے مندرجہ ذیل اصحاب کو سرپرستی کے لئے نام امیر مقرر فرمایا ہے۔ ۱۳ حکیم فیصل احمد صاحب آف مونگیر برائے پراولیشن جماعتی صوبہ بہار۔ ۱۴ ملک منیا والی صاحب برائے جماعت احمدیہ راولپنڈی۔ ۱۵ رانا نظر علی قادیان

جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ ۱۹۳۵ء

حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صہبانی سے اسٹریکشن کی تقریر

اشتراکیت کے اقتصادی اصول کا اسلامی اقتصادی اصول کے لئے

۲۴ دسمبر ۱۹۳۵ء کے اجتماع میں جناب صاحبزادہ صاحب موصوف نے اشتراکیت کے اقتصادی اصول کا اسلامی اقتصادی اصول کے موازنہ کے موضوع پر نہایت اہم اور مدلل تقریر فرمائی جس کی پہلی قسط درج ذیل کی جاتی ہے۔

انبیاء کے بغیر کی غرض
اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہر قوم اور ہر زمانہ میں انبیاء علیہم السلام مبعوث ہوتے رہے ہیں۔ جن کے آسنے کا غرض ایک طرف بنی نوع انسان کا اپنے خالق اور رب سے حقیقی تعلق کا قیام اور دوسری طرف انسانی کے تمدنی اور معاشرتی تعلقات کو ہموار کر کے عدل و انصاف کی بنیادوں پر قائم کرنا ہوتی رہی ہے۔

اقتصادی نظام کا قیام
ہر نبی اپنی امت کے لئے ایک اقتصادی نظام قائم کرنا ہے جس کے بغیر اقتصادی مظالم کو دور نہیں کیا جاسکتا۔ حضرت آدم علیہ السلام کی موعودہ جنت میں کوئی نقص بھیہ کا پایا نہ تھا۔ تنہا۔ اور جس میں ہر شخص کے پاس مٹی گری کے پھاؤ کے لئے اپنے کی جگہ تھی ایسی اقتصادی نظام کے نتیجہ میں پیدا ہوئی۔ اس میں شک نہیں کہ امتداد زمانہ کی وجہ سے لوگ اس تعلیم کو بھلا بیٹھے ظلمتوں اور ظلموں کی آبریزگی میں پھیل گئی۔ امیر نے غریب کا خون چوسنا شروع کر دیا۔ طاقتور مکر و دھوکے سے غریبوں نے چھوٹوں پر مظالم ڈھائے۔ جسے بھی موقع ہاتھ آیا۔ اس نے اپنے بھائی کو اپنا غلام بنا لیا۔ جب یہ مظالم اپنی انتہا کو پہنچے۔ تو بعض رحم دل لوگوں نے ایسی نبوی تحریکات شروع کیں۔ جن کا مقصد دنیا سے اقتصادی ظلم کو مٹانا تھا۔ مگر جن کا طریق کار خود اپنے اندر ہزاروں بلیاں اور خرابیاں لئے ہوئے تھا۔ انہیں تحریکات میں سے ایک تحریک اشتراکیت یعنی کمیونزم بھی ہے۔ جو ایک تمدنی نظام ہونے کے ساتھ ساتھ اپنے اپنے دنیا سے جلی آتی ہے۔ جنانچہ Therapeutic اور The Censored کے پانہرے۔ یونان میں ارسطو اور انطاطون

اس نظریہ کے مؤید رہے ہیں ڈاکٹری آف سوشلزم تصنیف ڈاکٹر اسے رین راپو پورٹ) **نیماہی**
اشتراکیت اور اس قسم کی دوسری تحریکیں بیخ اعوج یعنی بُد نبوت کے زمانہ میں پیدا ہوتی۔ اور اسی میں بنتی ہیں۔ بظاہر ان کا مقصد اقتصادی مساوات کا قیام ہے۔ مگر چونکہ لائڈز کا بنیادوں پر ایک غیر فنی عمارت کھڑا کرنا چاہتی ہیں۔ اس لئے خدا تعالیٰ کو یہ محبوب نہیں اس لئے جب ایک طرف بندگان خدا پر مظالم اپنی انتہا کو پہنچتے ہیں۔ اور دوسری طرف ظلم ایسی تحریکات کے ذریعہ لائڈز بیت کی روپیدا کرنا ہے۔ تو خدا تعالیٰ کے کارہم جوش میں آتا ہے۔ اور اس کی طرف سے ایک نیماہی دنیا کی طرف مبعوث کیا جاتا ہے۔ جو حقیقی اقتصادی نظام کو قائم کر کے بنی نوع انسان کے باہمی تعلقات کو پھر سے عدل و انصاف پر قائم کرتا ہے۔ اور اس ذریعہ جنت میں سے گزارا کرنا ہے۔ اور خودی جنت کی طرف سے جاتا ہے۔ اشتراکیت صبح کا ذبیحہ ہے جو صبح صادق کے آسنے کی خوشخبری دیتی ہے۔ یہ بد جھوٹا عدل و انصاف ہے۔ جو حقیقی عدل و انصاف کی طرف اشارہ کرنا ہوتا ہے۔ اور جو بنی نوع اور بنی نوع پر کھڑا جاتا ہے۔ اشتراکیت ایسی تحریک اپنے ہی اندھروں میں، غائب ہو کر لائڈز کا انتظار کرتی ہے۔ اس طرح وہ ٹیک راس میں گویا راہوں یعنی راستہ کا نشان بھی ہوتی ہے۔ جو اصل منزل کا پتہ دیتا ہے (۱)

صبح صادق کا طلوع

جب دنیا اسلامی تعلیم کو بھلا بیٹھی۔ دنیا میں اندھیرا ہی اندھیرا چھا گیا۔ روحانیت مفقود ہو گئی۔ تمدن اور معاشرت، روحانی اصول پر قائم

نہ سے ظلمت اپنی انتہا کو پہنچ گئی تو اشتراکیت نے کورل مارکس کے نظریوں میں اپنا جھنڈا لٹا کر مارکس ۵ مئی ۱۸۴۸ء میں پیدا ہوا۔ اور ۱۴ مارچ ۱۸۸۳ء کو مارکس آج اشتراکیت سے مراد مارکس کے اقتصادی نظریوں سے ہے۔ اور روس کا یہ دعویٰ ہے کہ وہ کورل مارکس کے اقتصادی نظریوں پر عمل پیرا ہے۔ (The Communist Manifesto 1848)

یہ عجیب بات ہے کہ اشتراکیت کے باپ کے مرنے کے بعد صبح کا ذبیحہ غائب ہوئے ہی ۱۸۴۹ء میں جس میں اللہ فی حلال الاقبیاء نے جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی۔ اور وہ صبح صادق طلوع ہوئی جس کے سامنے صبح کا ذبیحہ کا وجود ٹھہر نہیں سکتا۔ (براہین احمدیہ)

مارکس کا نظریہ

مارکس کا نظریہ ہے کہ سرمایہ داری میں غریب مزدوروں کے حقوق یا مال کئے جا رہے ہیں۔ اس سے باریہ گھٹنے کام لیا جاتا ہے۔ اور صرف چھ گھنٹے کی مزدوری لہی جاتی ہے۔ اس سے اپنے اس نظریہ کی بنیاد رکھنے اور اصول پر قائم کی ہے۔ کہ کثرت بڑھتے بڑھتے ایک خاص نقطہ پر پہنچ کر کیفیت میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ زور یہ جب پیداوار میں لگنا یا جانا ہے۔ تو اس کی کثرت ایک خاص مقام پر پہنچنے کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔ جس میں سرمایہ دار مزدور کو لٹا اور سرمایہ داری کے نظام کے Valaer کو خود ختم کر جاتا ہے۔ سرمایہ داروں کی پارٹی یعنی جتنی امیر ہوتی جاسے گی۔ مزدور کی غربت میں آتا ہی اٹھتا ہوتا جاتا ہے۔ جو اس سرمایہ داری ترقی کرتی جاتے گی۔ غریب کی حالت ناگفتہ بہ ہوتی جلی جائے گی اور ایک ایسا وقت آئے گا جب غریب کے لئے یہ حالت ناقابل برداشت بر جائے گی۔ اس وقت وہ بنیاد پر اترے گا۔ اور سرمایہ داری کو مارکس جماعت مزدوران کی حکومت قائم کرے گا۔ یہ ایک اٹل قدم ہے۔ جو صرف ایک ملک میں نہیں بلکہ سارے ممالک میں ہو کر رہے گی۔ مزدور کے اقتدار حاصل کر لینے پر ایک نیا اقتصادی نظام قائم ہوگا جس کا مقصد یہ ہوگا کہ اقتصادی تفریق کو مٹا کر اس کی جگہ اقتصادی مساوات قائم کی جائے۔

اقتصادی مساوات کے قیام کے ذرائع

مارکس نے اقتصادی مساوات کے قیام کے لئے مندرجہ ذیل ذرائع بتائے ہیں۔ (۱) پیداوار اور ذرائع پیداوار پر قبضہ حکومت مزدوران تمام پیداوار ذرائع پیداوار یعنی ساری زمینوں اور وسیع کارخانوں پر قبضہ کرے۔ اس طرح گویا سب کے سب تلاش بیکر مساوی ہو جائینگے۔

(۲) طاقت کے مطابق کام

حکومت مزدوران ہر ایک سے اس کی طاقت کے مطابق کام سے جو کام کرنے سے انکار کرے بھوکا مرے۔ بظاہر یہ ایک پسندیدہ اصول ہے لہذا یہ دیکھ رہا نہ صرف ہے جسی خلاف ہے۔ اور تمدنی اصول کے بھی متناقض بلکہ کج کی جو تعریف ان لوگوں کے نزدیک ہے۔ قابل قبول نہیں۔ مثلاً یہ لوگ تبلیغ دین کو کام تصور نہیں کرتے۔ ان کی حکومت میں ہر وہ شخص جو سچائی کے پھیلاتے کے لئے اپنی زندگی وقف کرے۔ ایک ناکارہ وجود ہے۔ جس کی ان کے نزدیک کوئی قیمت نہیں اور بے پھر مال یا تو اپنے دینی جوش کو ہیروانا ہوگا یا جام شہادت پینا پڑے گا۔ حکومت مزدوران میں ایک مزدور اپنے کتے کو تو رو دینا جائز قرار دیتا ہے۔ مگر ایک مبلغ کے سامنے اپنے دسترخوان کے پیسے جو لے لے لے ہی رکھنا پسند نہیں کرتا۔ بلکہ یوں کہتا ہے کہ پسند کرتے یا نہ کرتے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ حکومت ایسے شخص کو باخوبی قرار دے گی۔ اور اسے بناوٹ کی سزا بھگتنی پڑے گی

(۳) مزدورت کے مطابق آمد

ہر شخص کو اس کی مزدورت کے مطابق آجیاء میں لے جائیں۔ (دیج ٹائمز ۱۸۷۱ء) ظاہر ہے کہ اگر اس نظریہ کو عملی جامہ پہنایا جائے تو کام کا شوق اور اس کی رغبت روز بروز کم ہوتی جلی جائے گی۔ جب ایک شخص خود کام کر کے ہی اپنی تمام مزدوریاں حاصل کر سکتا ہو۔ تو وہ کیوں حواہ مجواہ فریادہ شقت برداشت کرے۔ کہنے کو تو ایم لارن نے ۱۹۱۷ء میں بڑے فخر سے اس بات کا اظہار کیا کہ روڈی حکومت نے مزدوریاں اجناس میں تقسیم کر کے مارکس کے اصول کو عمل جامہ پہنایا ہے

مگر قریب نے روسی حکومت پر واضح کر دیا ہے۔ کہ اس طرح کام نہیں کیا جاسکتا۔ اور انہیں مجبور ہو کر ضرورت کے مطابق مزدوری کی بجائے کام کے مطابق مزدوری دینی پڑی۔ اگر اٹل ایک حصہ کام کرتا ہے۔ اور دوسرے حصہ۔ تو روسی حکومت باوجود اس کے کرائف کی ضرورت تک نسبت دس گنا زیادہ ہے۔ یہ کوائف کی نسبت دس گنا مزدوری دیتی ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے جس کا انکار نہیں کیا جاسکتا۔ کہ ذاتی نتائج کا خیال انسانی فطرت کا ایک جز ہے۔ جب تک ذاتی منفعت سامنے نہ ہو۔ کوئی شخص شوق اور رغبت سے کسی کام میں دلچسپی نہیں لے سکتا۔ مارکس کا مذکورہ بالا اصول فطرت انسانی کے اس حصہ کو نظر انداز کر رہا ہے۔ اور اسی لئے روسی حکومت مزدوران کے اسے عملی جامہ پہنانے میں کامیاب نہیں ہو سکی۔ اور اسے مجبوراً فطری اصول کی طرف واپس آنا پڑا۔ اگر وہ مذکورہ بالا اصول پر قائم رہتی۔ تو یقیناً ملکی پیداوار بڑھنے کی بجائے گرتی جاتی۔ آج جو روس کو اس بات پر فخر ہے۔ کہ ملکی پیداوار اس کے نسبت دس گنا زیادہ ہو چکی ہے۔ تو اس کی وجہ یہ نہیں کہ وہ مارکس کے اصول پر کام کر رہا ہے۔ اس کی وجہ یقیناً یہ ہے۔ کہ انہوں نے مارکس کے اصول کے خلاف اصول فطرت کو اپنا لائحہ عمل بنایا۔ بجائے اس کے کہ وہ اپنا یہ اصول بناتے۔ کہ ہر ایک کو اس کی ضرورت کے مطابق دیا جائے۔ انہوں نے اپنا یہ اصول بنایا۔ کہ ہر ایک کو اتنا دیا جائے جتنا وہ کام کرتا ہے۔ چنانچہ خود *U. S. S. R. Speaks for Itself* P. 102 سے اپنے مضمون روسی حکومت میں کام اور مزدور باں میں اسے تسلیم کیا ہے

U. S. S. R. Speaks for Itself P. 102

عمیقات ہے۔ کہ دنیا میں آج ایک ہی حکومت ہے۔ جس کا یہ دعویٰ ہے۔ کہ وہ مارکس کے اصول پر قائم ہے۔ مگر خود ہی حکومت عملاً اس بات کی شہادت دے رہی ہے۔ کہ مارکس کے اقتصادی اصول حکم ازکم نہ کوہ بالا اصول ناقابل عمل ہیں۔

روس کی ساری تحریک اسی وجہ سے اتنی ناکام ہوئی ہے۔ کہ وہ اس دوسرے اصول پر عمل پیرا ہوئے۔

کم۔ نفع ممنوع اور سود جائز

نفع کو ممنوع قرار دیا۔ اس لئے کہ ان کے نزدیک نفع پر روسیہ لگا کر سرمایہ دار مزدوروں کو لوٹتے ہیں۔ مگر سود کو جائز قرار دے دیا۔ حالانکہ نفع میں مزدور کے ٹوٹے ہوئے مال کا اتنا حصہ نہیں۔ جتنا کہ سود میں ہے۔ نفع پر روسیہ لگا کر

کام کرنے والا چونکہ خود اس کام میں شریک ہوتا ہے۔ اس کی نگرانی اور تنظیم میں عملاً حصہ لیتا ہے اس لئے نفع میں اس کی حمت کا بھی ایک حصہ ہے جس کے مواضع کا وہ حق دار ہے۔ اور جسے خود روسی اشتراکیت بھی ناجائز قرار نہیں دیتی۔ مگر سوڈ پر روسیہ دینے والا سوڈی رقم کے ایک فیصد کا بھی حق دار نہیں۔ کیونکہ اس نے اس کام میں جس پر سوڈی روسیہ لگایا گیا ہے۔ عملاً کوئی حصہ نہیں لیا۔ پس جو رقم بھی وہ بطور سود حاصل کرتا ہے۔ وہ ساری کی ساری مزدور کو لوٹا ہوا مال ہے۔ جس کی حفاظت کے لئے حکومت مزدوران قائم کی گئی تھی۔ مگر جس کے مال کو خورد لوٹ کر حکومت مزدوران اس شخص کے حوالہ کرتی ہے۔ جس سے اس نے سوڈی روسیہ لیا ہے۔ ۱۹۲۷ء میں خود روسی حکومت کے اقرار کے بموجب روسی مزدور اپنی کی تقریر جو اس نے سپرین کمیٹی کے سامنے فروری ۱۹۲۹ء میں کی تیرہ ارب روپیہ حکومت نے لوگوں سے قرض لیا۔ اگر وہ خودی شرح پر بھی سوڈ دیتے ہوں۔ تو کم از کم ۲۰٪ تو وہ ضرور دیتے ہونگے۔ ۲٪ کے حساب سے ۱۹۲۷ء میں حکومت نے ۲۶ کروڑ روپیہ بطور سود مختلف لوگوں کو دیا۔ یہ ساری کی ساری ایسی رقم ہے۔ جسے اشتراکی نظریہ کی رو سے مزدوروں کا لوٹا ہوا مال سمجھنا چاہیے مگر نفع کی یہ اجازت نہیں دے سکتے۔

U. S. S. R. Speaks for Itself P. 102

Communist Manifesto V 2 P. 112

میں لکھا ہے۔ "روسی حکومت ایسے لوگوں کو سزا باش دینے کی بجائے جو ایک جگہ سے چیز خرید کر دوسری جگہ اسے نفع پر بھیجتے ہیں۔ انہیں مجرم گردانتی اور اس جرم پر انہیں سزا دیتی ہے۔" اور اسی جگہ ذرا آگے چل کر وہ کہتا ہے۔ "حکومت کا اپنے قرضوں پر سود ادا کرنا اور سیونگس بنک میں روسیہ جمع کرانے کے اس پر سود لینا منع نہیں۔ یہ اب بھی ہو رہا ہے۔"

عقل سیم کے نزدیک تو بعض حدوں کے ساتھ نفع کی اجازت ہونی چاہیے۔ کیونکہ اپنے حدود کے اندر رہتے ہوئے اس کے نتیجہ میں کسی دوسرے پر ظلم نہیں ہوتا۔ اور سود کو ناجائز قرار دینا چاہیے۔ اس سے بہت سی اقتصادی خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔ جن کا ذکر آگے کیا جائیگا انشاء اللہ

۵۔ ورثہ ناجائز

اقتصادی مساوات کے قیام کیلئے ہر شخص کو چھوٹا

یہ قائم کیا۔ کہ مرنے والے کا مال اس کی وفات کے بعد اس کے اہل و عیال میں تقسیم نہ ہو۔ کیونکہ اس طرح ورثہ حاصل کرنے والوں کو کسی ضرورت کے پیش نظر یہ مال ملے گا۔ اور نہ کسی کام کے مواضع میں۔ اگر ورثہ کے اصول کو تسلیم کر لیا جائے۔ یا کم از کم اگر اس اصول کو مارکس کے دماغی نظریات کے ساتھ تسلیم کر لیا جائے۔ تو پھر دولت بعض مائعوں میں جمع ہوتی شروع ہو جائیگی۔ امیر و غریب کے تفریق قائم ہو جائیگی۔ ان کی درمیانی سطح وسیع تر ہوتی رہے گی۔ اور پورے ملک ہے کہ چند نسلوں کے بعد سرمایہ دار ملکوں کی طرح اشتراکی حکومت میں بھی بڑے بڑے مالدار اور سرمایہ دار پیدا ہو جائیں۔

Communist Manifesto P. 1847

میں جس کی تشکیل میں مارکس اور *Engels* دونوں کا حصہ ہے۔

جماعت مزدوران کا تیسرا مطالبہ یہ ہے کہ تمام حقوق وراثت کو ناجائز قرار دیا جائے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ کئی نسلوں کے بعد ورثہ اقتصادی لحاظ سے اچھے نتائج پیدا کرتا ہے نہ کہ برے۔ اگر ورثہ کی تقسیم کے اصول اچھے ہوں گے تو نتائج اچھے نکلیں گے۔ اگر ورنہ برے اصول برقیہ کی جائیگی تو برے نتائج پیدا ہوں گے۔ ورنہ کوئی نفع یا قرار دینا ایک حماقت ہے۔ جس کے نتیجہ میں اشتراکیت ان اچھے نتائج کے حصول سے محروم ہو گئی جو اس سے حاصل کیے جاسکتے تھے۔ اس سے بھی بڑھ کے یہ کہ انسانی فطرت کے لطیف جذبات کو پامال کر کے انسان کو بااخلاق بنانے کی بجائے اسے ایک وحشی کے مقام پر لاٹھا گیا۔ بال باپ کا بچوں سے پیار بچوں کی دالین سے محبت۔ بھائی بہن کی بھائی بہنوں سے اخلاقی ریب فطری جذبات میں جن کا اس دنیا میں آخری اظہار مرنے والے کی اس تمنا میں ہوتا ہے کہ اس کی کما کی میں اس کے عزیز کو اتنا شریک ہوں۔ مگر نہیں۔ لطیف عالمی جذبات کے لئے اشتراکیت میں کوئی جگہ نہیں

۶۔ نظام زرمشا دیا

اقتصادی مشاہرت کے قیام کا چھٹا ذریعہ مارکس کے نزدیک یہ ہے کہ زر۔ سکنے یا دیپے کے نظام کو وہ ہم برہم کر دیا جائے۔ اور اس کی جگہ تمام بین دین اجناس کی صورت میں ہو۔ مزدور کو روزانہ کے کام کی ایک پرچی مل جائے۔ اور اس کے مطابق وہ اشیاء وصول کر سکے۔ یہ اس لئے کہ اگر وہ پیر میں مزدوری دی جائے تو امیر و غریب

میں تفریق پیدا ہونے کا اندیشہ ہے۔ زیادہ پڑے حاصل کرنے والا خواہ بہ زیادتی اس کی ضرورت کے مطابق ہی کیوں نہ ہو۔ امیر سمجھا جائے گا۔ اور کم نقدی لینے والا خواہ یہ اس کی ضرورت کو پورا ہی کیوں نہ کر دیتی ہو غریب سمجھا جائے گا۔ نیز جس شخص کو روپیہ دیا جاتا ہے۔ وہ اپنی مرضی سے کم یا زیادہ خرچ کر سکتا ہے۔ اور مزدور باں زندگی میں تنگی رواشت کرتے ہوئے عشرت کے بعض ایسے سامان خرید سکتا ہے جو ایک دوسرا شخص نہیں خرید سکتا جس کی آمد روپیہ میں اس کی نسبت کم ہو۔ روسی اشتراکیت کے پروگرام کی وضاحت کرتے ہوئے ۱۹۱۹ء میں *U. S. S. R. Speaks for Itself* نے کہا۔ کہ ہمیں یہ بات مد نظر رکھنی چاہیے کہ روپیہ کی اہمیت اسی نسبت سے کم ہوتی جا رہی ہے جس نسبت سے کہ اصول مزدوری ترقی کر رہے ہیں۔ گو اس میں بہت سی مشکلات ہیں مگر اس بات میں کوئی شک نہیں کہ پیداوار پر مزدوری کا ضبط جو ان وقتا جاتے گا۔ توں توں روپیہ کی ضرورت کم ہوتی جلی جائیگی۔ اور آخر کار روپیہ کا استعمال کلی طور پر مفقود ہو جائے گا۔ اسی طرح *U. S. S. R. Speaks for Itself* نے ۱۹۱۹ء میں یہ اعلان کیا کہ کوئی شخص بھی اس میں شک نہیں کر سکتا۔ کہ اشتراکی تمدن میں نظام زرنہیں رہے گا۔ اس کا استعمال کلی طور پر مفقود ہو جائیگا۔ ہم بے زراقتصادیات کا ایک نیا درق الیکٹریسیٹی اور ۱۹۱۹ء میں روسی اشتراکیت نے بت سے نئے ترین بنائے۔ کام کی پیمائش کا نیا پیمانہ ایجاد کیا گیا۔ اور اس کا نام *Red* رکھا گیا۔ جو ایک دن کی اوسط مزدوری کی محنت کے برابر ہے۔ بعد میں سٹالن نے ہر دو کوئل کو ۱ روپیا۔ *Red* لاپتہ ہو گیا۔ اور نظام زرواپس آ گیا۔ اور ۷۰ *Meghaluk* نے جنوری ۱۹۳۷ء میں بڑے فخر سے بیان کیا۔ کہ پرچی کے طریق اور اجناس کی شکل میں مزدوری ادا کرنے کے رواج کو اٹا دینے سے ہمارا سکہ رول اشتراکی اصول پر مزدوری ادا کرنے کا واحد ذریعہ بن گیا ہے۔ نیز یہ کہ اس طرح ہم اشتراکی تمدن کی خوشنما اور سہانی بیج کی طرف قدم

بڑھار سے ہیں۔

آپ خود اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ جس چیز کو ابتدا میں جب مارکس کے نظریوں کی برائی میدان عمل میں داغ نہیں ہوئی تھی۔ اور اس کے نظریے روسی حاکموں کے داغ پر حاوی تھے۔ اشتراک اقتصادیات کے لئے مزدوری قرار دیا جاتا تھا جس کے بغیر اقتصاد کا مساوات کا حصول ممکن نہیں۔ اسی کو چھوڑ کر اور اسکی بجائے ہر ماہ داری کے نظام زر کو قبول کر کے اس پر یہ فرض کرنا کہ اس طرح ہلتر اشتراک کی روشن صبح کے قریب سے قریب تر ہوتے جا رہے ہیں جیسا کہ کس قدر کی بدولت کرنا ہے۔

شخصی ملکیت

اشتراکیت شخصی ملکیت کا حق تسلیم نہیں کرتی۔ مارکس اور Engels کیئرٹسٹ میٹ فیڈریشن لکھتے ہیں۔ گڈاسس لحاظ سے اشتراک کی نظر سے کا خلاصہ ایک فقرہ میں بیان کیا جا سکتا ہے وہ یہ کہ انفرادی ملکیت کو اڑا دیا جائے۔ (Marxism and Socialism) (Page 36) اسی میں آگے چل کر وہ لکھتے ہیں کہ خلاصہ یہ کہ تم ہمیں اس بات پر طاعت کرتے ہو۔ کہ ہم تمہاری ملکیت اڑا نا چاہتے ہیں۔ یقیناً ہم یہی کرنا چاہتے ہیں۔ (Marxism and Socialism) (Page 40) غالباً یہ اس تو کہ انفرادی حق ملکیت کو اگر تسلیم کر لیا جائے تو ممانعہ یہ بھی تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ انسان اپنی ماہانہ آمد سے جتنا بھی بچا سکے اسے اجازت ہو۔ کہ وہ اس رقم سے جا بجا اد بلسے۔ جس کے نتیجے میں کچھ عرصہ کے بعد بعض لوگ بہت سے مکانوں وغیرہ کے مالک ہو جائیں گے۔ اور لاکھوں دوسروں سے انقا و کا لحاظ سے فوقیت حاصل کر لیں گے۔ اور یہ مساوات کے ان معنی کے خلاف ہے جو مارکس اور ایجنل کے داغ میں ہیں۔ اسی وجہ سے انہوں نے ورثہ کی اجازت بھی نہیں دی۔ روس میں ابتدا میں اس کے مطابق عمل شروع کیا گیا۔ مگر اس اصول نہیں سکتا تھا۔ بھلا۔ آہستہ آہستہ اسی انفرادی حق ملکیت کو جس کے مٹانے کے لئے حکومت مزدوران قائم کی گئی تھی تسلیم کر لیا گیا۔ اور ایسا ہی ہونا چاہیے تھا۔ جب حکومت مزدوران

نے مزدوری ہی اس قدر تفریق جائز رکھی کہ ایک مزدور کی اوسط تنخواہ ۲۵۰ روپل یعنی لٹرازا

اکتیس روپیہ مقرر کی۔ اور حکومت کے بعض اوروں کو بیس ہزار سے بیس ہزار روپل ماہانہ دینے لگے۔ یعنی اڑھائی ہزار سے لے کر چار ہزار روپیہ۔ تو یقیناً اس قدر کثیر معاوضہ لیفے والے اپنی تمام آمد کو کھانے پینے اور پینے پر خرچ نہیں کر سکتے۔ اگر ایسے لوگوں کو ذاتی جائیداد بنانے کی اجازت نہ دی جائے۔ تو اتنی کثیر رقم ماہانہ انہیں دینا ایک نفاق بن جاتا ہے۔ اور وہ خرچ پوری نہیں ہو سکتا۔ جسکے لئے اس تفریق کو جاری کیا گیا۔ پس ذاتی بنانے کی اجازت دینی پڑی۔ مگر اس اجازت کے نتیجے میں اشتراکیت کا پروگرام کہاں گیا۔ روسی حکومت اس قسم کی باتیں شائع کرنا پسند نہیں کرتی۔ اس لئے صرف چند مشاہیر ہی دی جا سکتی ہیں۔ مضمون میں لکھنا ہے۔ تو ہننے کا مکان اور اسکی اشیاء گھر کے مویشی اور مرغیاں وغیرہ زمیندار کی ملکیت ہی رہتی ہیں۔ (The Socialism and Socialism) اس میں نے روس میں مٹر (Mr. Vassiliev اور اسکی بیوی کو بیس بیس فٹ کے ایک کمرے میں رہتے دیکھا جس میں ان میاں بیوی کے علاوہ چار اور اشخاص بھی مقیم تھے یہ میاں بیوی علم مزدوروں میں سے تھے۔ اور میں نے Gay payee فیکٹری کے ایک بڑے افسر کو ایک سات کمروں کے مکان میں رہتے بھی دیکھا جس میں ہر قسم کے تفریح کے سامان موجود تھے۔ ان کا بچہ نہ تھا۔ یہ دونوں اور ان کی دونوں کزنیاں اتنے بڑے مکان میں رہتی تھیں۔ غالباً یہ افسر ایسے ہی لوگوں میں سے تھا۔ جنہیں بیس بیس ہزار روپل ماہانہ تنخواہ ملتی ہے۔ حقیقت یہی ہے۔ کہ جب تک انسانی فطرت میں جذبات لطیفہ پائے جاتے ہیں۔ اور جب تک ذاتی منفعت اسکی فطرت کا ایک حصہ ہے اس وقت تک انسان اصل پر کار بند نہیں ہو سکتا۔ کہ ہر ایک سے اسکی ثابتیت کے مطابق کام لیا جائے۔ مگر ہر ایک کو اسکی ضرورت کے مطابق معاوضہ دیا جائے۔ کام کا شہ قیادار کے

اور اس پر ابھارنے کے لئے زیادہ کام پر زیادہ تنخواہ ضروری پڑے گی۔ ذاتی قابلیتوں کے نتیجے میں جس شخص کے کام کا نتیجہ زیادہ ہوگا۔ اسے معاوضہ بھی زیادہ ہی دینا پڑے گا۔ رزہ ذاتی قابلیتیں ترقی کی بجائے تنزل کی طرف گزریں گی۔ جن کی آمد زیادہ ہوگی۔ وہ روزمرہ کی ضروریات پر کھلا خرچ کرنے کے بعد بھی ضرور بچائیں گے۔ اگر حکومت سود کی اجازت دیتی ہوگی۔ تو یہ لوگ اس زر پریم کو سود پر لگا دیں گے اور اس طرح انکے زر پریم زر افزوں زیادتی ہوتی چلی جائیگی۔ یا اگر انفرادی حق ملکیت کو حکومت تسلیم کرے گی۔ تو یہ اس سے جا بجا روپیا کرے گی۔ اگر حکومت ان زر و دل اجازت نہیں دے گی۔ تو اپنی قابلیتوں کے جوہر دکھا کر وہ زر سے کچھ زیادہ کم کیا گیا۔ مثلاً بھی ان کے دلوں میں پیدا ہونگی۔ اگر سود اور انفرادی ملکیت کو تسلیم کر لیا جائے۔ مگر حق ورثہ کو جائز نہ قرار دیا جائے۔ تو ایسے لوگ یہ حسرت لیکے مریں گے۔ کہ کاش ہم اپنی محنت کی کمی سے اپنی اولاد کو فائدہ پہنچاتے۔ ایسا ہونا لازمی ہے سولے اسکے کہ حکومت مزدوران انسان کو مشین بنانے میں کامیاب ہو جائے۔

اشتراکیت کے اصول کی ناکامی

مذکورہ بالا مساوات اصول ہیں۔ جن پر عمل پیرا ہو کر اشتراکیت انسان۔ انسان کی اقتصادی تفریق کو مٹانا اور اقتصادی مساوات کو قائم کرنا چاہتی ہے۔ جس نے نہایت اختصار کے ساتھ ان اصول کی خامیوں کی طرف اشارہ کیا ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ اگر روسی حکومت ہی کے جو مارکس کی اشتراکیت کہلاتی ہے۔ ان اصول پر عمل کرنا چھوڑ دیا ہے۔ تو مارکس کے نظریے مر چکے ہیں۔ اور دنیا میں ان کا کوئی ٹھکانا نہیں۔ اگر روسی حکومت مارکس کے اصول پر ہی قائم ہے۔ تو پھر یہی یہ تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ مارکس کے اصول عوام کی اقتصادی حالت کو سدھار کے ہیں۔ ان میں مساوات قائم کر کے ہیں۔ مزدور کی حالت کو سدھار اس لئے ہیں۔ کہ آج بھی روس کا مزدور نہایت تنگی کی زندگی گزار رہا ہے۔ اسکی اوسط آمدت خرید کے لحاظ سے بیس بیس روپے ماہانہ سے زیادہ نہیں۔ آج مہندوستان کی مزدور اس سے کہیں زیادہ کماتا ہے۔ پھر بھی جسے تن ڈھانکنے کو کافی کپڑا میسر نہیں آتا۔ بسا اوقات پیٹ

سگھانا ہی پڑتا ہے۔ پھر ہر روزنی کے اتنا چھپتا رہتے ہیں۔ روسی مزدور کا کیا حال ہوگا۔ ہم اندازہ تو کر سکتے ہیں۔ مگر وثوق سے کچھ کہہ نہیں سکتے۔ غیر ممالک میں رہنے والوں کو جن روسیوں سے ملنے کا اتفاق ہوتا رہتا ہے۔ وہ یا تو گورنمنٹ کے افسر یا فوج کے سپاہی ہیں۔ ان لوگوں کی اقتصادی حالت اور ان کی اقتصادی حالت سے روسی عوام کا اندازہ لگانا درست نہیں۔

روپل کی پیرا پیکنگ اہمیت

اس موقع پر روپل کی قیمت کے متعلق کچھ کہنا ضروری ہے۔ روسی حکومت نے ایک روپل کی چھ بیس روپل قیمت رکھی ہے۔ اس لحاظ سے ایک روپل کی قیمت ۸ بنتی ہے۔ اس لحاظ سے روسی مزدور کی اوسط تنخواہ ایک سو بیس روپے ماہانہ بنتی ہے۔ مگر یہ اسکی محض پیرا پیکنگ اہمیت ہے۔ کوئی کسی سے کسی دوسرے سے کے مقابل میں مبادلہ اور چیز ہے۔ اور توت خرید کے لحاظ سے اس کی قیمت اور شے ہے۔ اگر ہم توت خرید کے لحاظ سے روپل پر نگاہ ڈالیں۔ تو ہمیں موسم ہوتا ہے۔ کہ ۱۹۳۸ء میں ایک سیر آٹے کی قیمت روس میں چار روپل تھی۔ اور انگلستان میں پانچ پنس۔ اور لاہور میں ۱۰ آنہ دیگر اشیاء خوردنی میں بھی کم و بیش ایسا ہی فرق ہے۔ پس جہاں تک اشیاء خورد و نوش کا سوال ہے۔ توت خرید کے لحاظ سے ایک روپیہ بارہ روپل کے برابر بنتا ہے۔ اگر کپڑے وغیرہ کو مدنظر رکھا جائے۔ تو ایک روپیہ دس روپل کے برابر بنتا ہے۔ ہو سکتا ہے۔ کہ دیگر اشیاء کی قیمتوں میں اتنا زیادہ فرق نہ ہو۔ اس لئے اگر ہم سب اشیاء کو ملا کر توت خرید کے لحاظ سے ایک روپیہ آٹھ روپل کے برابر سمجھیں۔ یعنی ایک ایک روپل ہر کے برابر تو ہمارا بیس روپے روس کے حق میں ہی ہوگا۔ اس لحاظ سے اگر ایک روسی مزدور کی اوسط تنخواہ ۲۵۰ روپل تسلیم کی جائے۔ تو توت خرید کے لحاظ سے اسکی تنخواہ اندازاً اکتیس روپے بنتی ہے۔ یعنی وہ ۲۵۰ روپل سے اتنا ہی آٹا۔ گھی۔ گوشت کپڑا وغیرہ خرید سکتا ہے۔ جتنا کہ ہم مہندوستان میں اکتیس روپے میں خرید سکتے ہیں۔ اس سے عیاں ہے۔ کہ حکومت مزدوروں کے قیام کے باوجود روس کے مزدور کی اقتصادی حالت کچھ زیادہ خراب نہیں۔

چند مشہدات ہمارا یہ بیان محض خیالات پر مبنی نہیں۔ اسکی بنیاد ان حقائق پر ہے جو خود روسی افسروں اور

اب وقت آگیا ہے کہ ہماری جماعت کا ہر ایک حالت پر غور کرے اور اشاعت دین کے لیے بھی اپنے روزمرہ پروگرام میں وقت معین کرے

نمبر ۱۹۵۵ء میں کل ۱۹ نئے افراد احمدیت میں داخل ہوئے۔ تو رواد بیعت کے لحاظ سے ضلع گورداسپور اول۔ ضلع سرگودھا دوم اور ضلع ملتان و پیراؤنشل بنگال سوم ہیں۔ ان کی بیعت علی الترتیب ۲۰۔ ۲۱ اور ۱۶ ہے۔ یہ تعداد بیعت ہمارے کام کے پیش نظر کچھ حقیقت نہیں رکھتی۔ بلکہ ایمان اور دعویٰ یہ ہے کہ خدا قائلے نے دنیا کی روحانی اور اخلاقی زندگی کی اصلاح کا کام ہمارے سپرد فرمایا ہے۔ اتنے بڑے کام کے مقابلہ میں ایک مہینہ میں ۱۹ افراد کا احمدیت میں داخل ہونا کچھ بڑی نہیں۔ ان کو سیکس کے انگریزوں اور اکثر افراد اپنی اس ذمہ داری کو پورا کرنے کی طرف متوجہ نہیں ہوتے۔ حالانکہ اگر کچھ بھی توہ کر لیں۔ تو انہیں تجربہ بتا سکتا ہے۔ کہ اپنے عہد کو اپنا اپنے غیر احمدی رشتہ دار کو یا اپنے دوست کو تبلیغ کرنا مشکل کام نہیں ہے۔ اگر آپ یہ کام نہیں کرتے۔ تو یقیناً سمجھیں۔ کہ آپ اپنا قیمتی وقت ضائع کر رہے ہیں۔ اپنے روزمرہ کے پروگرام پر نظر ڈالئے۔ تو آپ کو معلوم ہو جائیگا۔ کہ کتنا وقت ضائع ہو رہا ہے۔ وہی وقت اگر آپ تبلیغ میں صرف کریں۔ تو خدا قائلے سے خوشنودی حاصل کر سکتے ہیں۔ پس آپ غور کیجئے اور اپنے روزمرہ کے پروگرام میں اشاعت دین کے لیے بھی وقت معین کیجئے۔ اندرون ہند کی جماعتوں میں ۸۵ کمیونسٹوں نے اپنا راجح بیعت دفتر پرائیویٹ سیکرٹری

نقشہ بیعت اندرون ہند از کم نبوت تا ۳۱ مئی ۱۹۵۵ء

اس میں صرف ۱۸ فیصدی جماعتوں کی بیعت دکھائی گئی ہے

نمبر شمار	نام جماعت	تعداد بیعت	تعداد نمائندہ	نام جماعت	تعداد نمائندہ
۱	قادیان	۲۴	۵	لوسی بی ماٹمز بہار	۲۴
۲	لاہور	۲۵	۱	گروڈاپلی۔ اڈیسہ	۲۵
۳	کریام	۲۶	۱	کھاریاں۔ گجرات	۲۶
۴	دہلی	۲۷	۱	دہرم کوٹ گنگا گورداسپور	۲۷
۵	سیالکوٹ	۲۸	۲	پراونسٹل بنگال	۲۸
۶	حیدرآباد دکن	۲۹	۲	کھنچ منشیپورہ لاہور	۲۹
۷	ملکت	۳۰	۷	بالوی پورہ یک کشمیر	۳۰
۸	کیرنگ۔ اڈیسہ	۳۱	۳	یشی ننگر	۳۱
۹	ناسور۔ کشمیر	۳۲	۱	دوالمیال جہلم	۳۲
۱۰	شکار پور۔ گورداسپور	۳۳	۲	دانہ ڈیرہ سیالکوٹ	۳۳
۱۱	گھنٹیاہیاں۔ سیالکوٹ	۳۴	۱	چک سنگھ۔ گجرات	۳۴
۱۲	ننگلی کھان۔ گورداسپور	۳۵	۱	مڑوہ۔ ہوشیار	۳۵
۱۳	اورجم۔ سرگودھا	۳۶	۱	گھنٹو کے چھریا کوٹ	۳۶
۱۴	تھانڈی ٹھنڈال گورداسپور	۳۷	۱	سیددار۔ شیخوپورہ	۳۷
۱۵	انترسر	۳۸	۱	شاہدہ	۳۸
۱۶	سوکھپورہ۔ اڈیسہ	۳۹	۱	جہلم	۳۹
۱۷	بستی زندان ڈیرہ بھٹی	۴۰	۱	مبھی	۴۰
۱۸	محمد آباد۔ جہلم	۴۱	۱	کھنڈا کلا سالار۔ سیالکوٹ	۴۱
۱۹	گولہ پٹی۔ گجرات	۴۲	۱	بادگیر۔ دکن	۴۲
۲۰	کن نور۔ بالابار	۴۳	۱	پیسروہ۔ گورداسپور	۴۳
۲۱	چارکوٹ۔ کشمیر	۴۴	۱	گجرات	۴۴
۲۲	بھٹی بائگر۔ گورداسپور	۴۵	۱	کوٹ قیصرانی۔ گورداسپور	۴۵
۲۳	اقوال۔ گورداسپور	۴۶	۱	کاٹھ گڑھ۔ ہوشیار پور	۴۶
۲۴				کراچی	۴۷
۲۵				دبئی	۴۸
۲۶				لاہور	۴۹
۲۷				پشاور	۵۰
۲۸				راولپنڈی	۵۱
۲۹				سرگودھا	۵۲
۳۰				فصل آباد	۵۳
۳۱				گورداسپور	۵۴
۳۲				سیالکوٹ	۵۵
۳۳				گورداسپور	۵۶
۳۴				گورداسپور	۵۷
۳۵				گورداسپور	۵۸
۳۶				گورداسپور	۵۹
۳۷				گورداسپور	۶۰
۳۸				گورداسپور	۶۱
۳۹				گورداسپور	۶۲
۴۰				گورداسپور	۶۳
۴۱				گورداسپور	۶۴
۴۲				گورداسپور	۶۵
۴۳				گورداسپور	۶۶
۴۴				گورداسپور	۶۷
۴۵				گورداسپور	۶۸
۴۶				گورداسپور	۶۹
۴۷				گورداسپور	۷۰
۴۸				گورداسپور	۷۱
۴۹				گورداسپور	۷۲
۵۰				گورداسپور	۷۳

اڑھائی سو سے ایک ہزار روپے تک ہے۔ کامیابی کے بیان سے دو تین واضح تر اور دل سے ایک ہی قسم کے کام کرنے والوں کی خواہش میں بھی نمایاں فرق پایا جاتا ہے۔ انہی اور چار سو کا فرق کوئی کم فرق نہیں۔ دوم یہ کہ مختلف کام کرنے والوں کی خواہشوں میں اس سے بھی بڑا فرق ہے۔ کہاں ۵۰ روپے لینے والے نوکرا کھینچا کر اسے نرہ روپے لینے والا انسر۔

Kolothony

مختلف ناموں پر کام کرنے والے مزدوروں کی آمد میں بھی یہ فرق نمایاں ہے۔ ایک نام کے چورہ (Chisembayer) نے سال میں ۲۵۲۰ روپے کمائے اور ۳۲۰ روپے کمائے۔ اس کے برعکس (Kodony) کے ساتھ خاندان نے ۱۹۶۶ روپے کمائے اور ۶۹۳ روپے کمائے۔ اگر کم از کم کوئی کام کرے اور ایک مہینہ کم از کم ۱۰ روپے کمائے جائے۔ اس کے سرواٹھ کے بیان کے مطابق ایک مہینہ کم از کم ۱۰ روپے کمائے۔ لیکن آٹا گندم سے منہ بگاڑتا ہے۔ تو (Kodony) کی سالانہ آمد ۸۰۰ روپے ہے۔ یعنی اس سال ۲۵۲۱ روپے کمائے۔ اس کے برعکس (Kodony) کی سالانہ آمد ۳۲ روپے کمائے۔ اس کے سرواٹھ دو اڑھائی سو روپے کمائے گئی ہیں۔

ب۔ پیرس مسجد کے حصول کیلئے اشتراکیت میں طرفی کارکنوں کی پسند کوئی اور اختیار کرتے ہیں۔ وہ نفاذ اور تجربہ کار طریقے سے

لوگس سے اچھی واقفیت رکھنے والوں نے دنیا پر ظاہر کئے ہیں۔ چنانچہ مذکورہ نزلوں کا بیان سرواٹھ میں کی کتاب 'Search for the Truth in Russia' سے لیا گیا ہے۔

اقتصادی مساوات کو بھی قائم نہیں کیا۔ بلکہ لینن نے اعلان کیا تھا۔ کہ بڑے سے بڑے انفرادی کی خواہشوں میں ایک ایسے مزدور کی اوسط تنخواہ سے بڑھتی نہیں جائیں۔ پر اعداد و ارقام کے سرواٹھ پر لکھا ہے۔ کہ میں بھی جہاں اشتراکیت میں جماعت مزدوران نے شاندار اقتدار حاصل کیا۔ آدمی روز افزوں فرق اور حق و دہرا کاٹنے سے اسے اجارہ دہانہ کرتا ہے۔ کہ کوئی اشتراکیت اشتراکیت سماج کی وحدت سے دوہیں فرقے اور فرقہ واریت کے نہیں ہیں (رحمت تھری کر کے جوئے سڑیہ داری کی طرف جارہی ہے۔ کامیابی کے حصول کے لئے اپنی کمی کے صفحہ ۲۵-۲۶ پر لکھا ہے کہ 'علم مزدور کی تنخواہ ۸۰ سے ۲۰۰ روپے تک۔ نو لاکھوں کو چھ ماہ سے ساٹھ روپے تک۔ اور مکان ایسے کارکنوں کی تنخواہ تین سو سے آٹھ سو روپے تک۔ ماہرین اور ذمہ دار لوگوں پر کام کرنے والے انفرادی کی تنخواہ میں ہزار سے تین ہزار روپے تک ہو۔' اس کے لئے وہ کہتا ہے کہ مزدوروں کی فیکٹری ۲۵ سے ۸۰ روپے تک اور بڑے انفرادی کی تنخواہ

حساب داران امانت ذاتی پوری توجہ فرمائیں

(۱) دفتر محاسب کے شعبہ امانت ذاتی میں مہد امانت روپیہ جمع کرانے اور ذمہ داری کی ادائیگی کا وقت صبح ۹ بجے سے ۲ بجے دوپہر تک ہے۔ اس مقررہ وقت سے قبل یا بعد کسی اور کی تعمیل نہ ہو سکیگی۔

(۲) ایسے حساب داران امانت ذاتی سے جنہوں نے اپنی تنگ اپنے دھنوں کے نمونے بغیر فرسٹا ور بیکارڈ دفتر امانت میں نہ بھیجے ہوں۔ عرض ہے۔ کہ وہ براہ حیرانی بواہی ڈاک صاف اور واضح نمونہ دھن پر دو انگریزی وارڈر ملے مکمل پتہ ڈاک انسر انچارج حیدر امانت صدر انجمن احمدیہ قادیان کو بھیجیں۔ و اگر کوئی صاحب انگریزی دان نہ ہو۔ تو وہ صرف اپنے اردو دھن کا وہی نمونہ بھیجے۔ ان پڑھ اصحاب کسی دوسرے شخص سے نام لکھو اور دھن کی بجائے نشان انگوٹھا چپ لگائیں اور نشان انگوٹھا نہایت صاف اور واضح ہو۔ کہ نشان کی لکیریں شمار کی جا سکیں۔ اور نشان انگوٹھا چپ کی تصدیق صدر جماعت سے بائیں الفاظ لکھ کر کی جانی جائے۔

میں تصدیق کرتا ہوں۔ کہ سبھی دلہ پشہ سکھ ڈاکھنڈے نے میرے سامنے انگوٹھا لگایا ہے۔

صانع
صدر جماعت احمدیہ مقام
ضروری نوٹ۔ ۱۔ نشان انگوٹھا جب تک مندرجہ بالا اہمیت کے مطابق نہ ہو گا۔ حساب امانت نہیں کھولا جائے گا۔ نہ ہی ایسے نشان کو اعتراض و بیکارڈ و شناخت کے قابل سمجھا جائیگا۔ ایسے حالات میں ادائیگی مقررہ کے آرڈر کی تعمیل نہ ہونے کی صورت میں دفتر امانت پوری ذمہ داری سمجھا جائیگا۔

میرمی تیس سالہ مجرب تندادویہ کی فہرست حسب ذیل

سرمہ نور العین حساس

حضرت مولانا مولوی حکیم نور الدین صاحب طبیب شاہی کا مجرب

دھند۔ جانا۔ پھولا۔ آشوب چشم۔ لکڑے۔ خارش۔ ناختہ۔ نفعیت بصر۔ ابتدائی مرتبہ بند۔ آنکھوں کی روشنی بڑھانے والا۔ دکھی آنکھوں کے لئے بے نظیر ہے۔ آنکھوں کے لیسار پانی کو روکتا ہے۔ پیکوں کی موٹائی کو دور کرتا ہے۔ گھٹی۔ سڑی ہوئی پیکوں کو بفضل خدا تندرست بناتا ہے۔ پیکوں کے گڑھے ہونے بال اس کے استعمال سے تندرستی پیدا ہو کر پیکیں خوبصورت ہو جاتی ہیں۔ تندرست آنکھ میں اس کا استعمال نظر کو بڑھاتا ہے۔ اور آنے والی بیماریوں کو روکتا ہے۔ کمزور نظر کو یہ طاقت دیتا ہے۔ جلد طلب فرمائیں۔ قیمت فی تولہ دو روپے (دعا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیر زنگاری

یہ وہ سرمہ ہے جس کو حضور منقولہ علامہ و مہر استاذی المکرم قبیلہ ام طیب شاہی حکیم نور الدین اعظم رضی اللہ عنہ نے پہلے پہل تیار کیا۔ اور آپ نے طب کا آغاز اسی سے جاری کیا فرماتے تھے۔ یہ بابرکت سرمہ میری طب کا اشتہار بنا۔ اس کے استعمال سے امید سے بڑھ کر فائدہ ہوا۔ اس کا استعمال ان بیماریوں کا شرفیہ علاج ہے۔ لکڑے۔ دھند۔ چالا۔ پھولا۔ ناختہ۔ سلاق۔ یعنی آنکھوں سے پانی بہنا۔ پیکوں کا گل جانا۔ پیکیں موٹی سرخ ہو جانا۔ بالوں کا پیکوں سے گر جانا۔ گونا گونی وغیرہ میں از حد مفید ثابت ہو چکا ہے۔ قیمت فی تولہ دو روپے (دعا)

جبوب عنبری حساس

یہ گولیاں عنبریشک۔ موتی۔ زعفران اور دیگر قیمتی اجزاء سے مرکب ہیں۔ ان کا استعمال ان لوگوں کے لئے ہے۔ جن کی طاقت کم ہو چکی ہو۔ اعصاب کمزور ہو چکے ہوں۔ دل پتھر مردہ اور سرورٹ گیا ہو۔ چہرہ بے رونق اور حافظہ کمزور ہو۔ کمزور ہوتا ہو۔ کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو۔ جبوب عنبری کا استعمال مجلسی کا اثر دکھاتا ہے۔ گھٹی ہوئی طاقت واپس آ جاتی ہے۔ دل میں خوشی اور سرور پیدا ہوتا ہے۔ اعصاب یعنی پیچھے طاقتور ہو جاتے ہیں۔ جسم فرہ و حمت و چالاک ہو جاتا ہے۔ گویا صنیفی کی دشمن ہے۔ جوانی کی محافظ ہے۔ جائزہ حاجت مند آرڈر روانہ کریں۔ جبوب عنبری ایک بار کھانے سے۔ ۴۰ گولی تک ممتوی ادویات کھانے سے چھٹی ہوتی ہے۔ قیمت ایک ماہ کی خوراک ۶۰ گولی بیس روپے (دعا)

حرب اظہر علیہ

جو مستورات۔ استفادہ کے مرض میں مبتلا ہوں۔ یا عین کے نیچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ ان کے لئے حرب اظہر جڑ نعمت غیر مترقبہ ہے۔ حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولوی نور الدین صاحب خلیفہ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ شاہی طبیب سرکار جوں و کشمیر نے آپ کا تجویز فرمودہ نسخہ تیار کیا کہ حرب اظہر جڑ کے استعمال سے بچ ذہین۔ خوبصورت۔ تندرست اور اظہر کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اظہر کے مرضیوں کو اس دوا کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔ قیمت فی تولہ ایک روپہ چار آنے مکمل خوراک گیارہ تولہ ایک دم منگو آنے پر بارہ روپے۔ حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولانا نور الدین صاحب خلیفہ المسیح اول

حب مسان

ایسے بیمار بچے ہیں کا معدہ۔ جگر۔ انتڑیاں کمزور ہو گئی ہوں۔ اور بچہ سوکھا بخاری مبتلا ہو چکا ہو۔ بدن ایسا کمزور ہو گیا ہو۔ کہ بڈیوں پر صرف چڑھائی دکھائی دیتا ہو۔ سبز۔ سفید دست آتے ہوں۔ یا خانہ بار بار پیش سے اور خون آلودہ آتا ہو۔ کایج نکلتی ہو۔ بخار رہتا ہو۔ عموماً جب بچے کے دانت کچھلیں۔ ڈارھیں نکلتی ہیں۔ تو یہ شکایات پیدا ہوتی ہیں۔ سب یا ان میں سے کوئی پیدا ہو جاتی ہے۔ ایسے وقت حب مسان کا استعمال از حد ضروری ہے۔ بفضل خدا بچہ تندرست موٹا۔ تازہ اور خوبصورت ہو جاتا ہے۔ اگر پہلے سے ہی حب مسان و چونڈی کا استعمال جاری رہے۔ تو ان امراض سے بچ محفوظ ہو جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۴ روپے

بیکوں کی چونڈی

یہ ان بیماریوں کا مجرب علاج ہے۔ بدضمی۔ تے۔ دست۔ سبز دست۔ لیسار یا خانے۔ زکام۔ نزلہ۔ کھانسی۔ بخار۔ نمونیا۔ پسلی کا درد۔ نیند کم آنا۔ نیند سے روکر اٹھنا۔ دانت نکلتے وقت یہ بیماریاں زیادہ حملہ کرتی ہیں۔ معدہ خراب ہو جاتا ہے۔ اور سبز دست آتے ہیں صحت بگڑ جاتی ہے۔ لہذا آپ اپنے بچوں کی صحت کی نگرانی کرتے ہوئے فوراً اطلاع دیں۔ تاکہ آپ کے بچوں کی محافظ حب مسان و چونڈی دونوں روانہ کی جائیں۔ خدا کے فضل سے حب اظہر کی طرح یہ دونوں آکسیر صفت ہیں۔ اور ہر گھر میں ان کی موجودگی ضروری ہے۔ قیمت شیشی خورد ۱۲ کلال بھر

حب مفید النساء

یہ گولیاں عورتوں کی مشکلات ہیں۔ ان کے استعمال سے ایام ماہواری کی بے قاعدگی۔ کم آنا۔ زیادہ آنا۔ نلوی کا درد۔ کولہوں کا درد۔ منگی۔ تے۔ چہرہ کی بے رونقی۔ چہرہ کی سیاہیاں۔ یا نڈیاؤں کی جلیں اور لاکہ بنونا وغیرہ سب راض دور ہو جاتی ہیں۔ اور فضل خدا اولاد کا منہ دکھنا نصیب ہوتا ہے۔ قیمت ایک ماہ کی خوراک ۶۰ گولی بیس روپے (دعا)

حکیم نظام جان اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

چنگنگ ہر جنوری۔ عارضی صلح کی پیشکش کے جواب میں کیونٹوں نے سنٹرل گورنمنٹ کی تجویز کو تسلیم کر لیا۔ آج دو دن پارٹیوں کے نمائندوں نے امریکی سفیر سے ملاقات کی۔ اور فیصلہ کیا۔ کہ ملکی حالات کی تحقیق کے لئے ایک مشترکہ کونسل بنائی جائے۔

لندن ۲ جنوری۔ کیمبرج یونیورسٹی کی طرف سے مسٹر ولیم سٹیکم کو اے او ای پی آر پی ڈی گئی۔ آپ نے اس موقع پر تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ میں ہندوستان پہنچ کر تحریک کانگرس میں پورا پورا حصہ لوں گا۔ اور ملکی اختلافات کو رفع کرنے کی کوشش کروں گا۔

بنگلور ۲ جنوری۔ کل آل انڈیا سائنس کانفرنس کا ۳۳ واں اجلاس شروع ہوا۔ جس میں مسٹر فضل حسین نے اپنی مداخلتی تقریریں ریاست میسور کی ان کوششوں کی تعریف کی جو سائنس کو ترقی دینے کے لئے اختیار کر لی ہیں۔ آپ نے مزید کہا کہ ملک باہمی اتحاد سے ترقی کر سکتا ہے۔ اور سائے ملک کو مل کر سائنس کی ترقی کے لئے قدم اٹھانا چاہیے۔

مدلا ۲ جنوری۔ ۱۵ سے ۱۷ سال کی عمر کے ۵۵ نوجوانوں کو مسٹر سمبھاش چندر بوس نے اعلیٰ فوجی تعلیم دلانے کے لئے جاپان بھیجا تھا۔ جاپان کے ہتھیار ڈال دینے پر یہ نوجوان ہینلا چلے گئے۔ آج ان کو واپس مدراس لایا گیا ہے۔

نورمبرک ۲ جنوری۔ نازی جنگی جرموں کے مقدمہ کی سماعت کو محکم کی وجہ سے ملتوی کر دی گئی تھی۔ آج پھر فوجی ٹریبونل کے سامنے ان کا مقدمہ پیش ہو رہا ہے۔ امید ہے کہ یہ مقدمہ اپریل تک جاری رہے گا۔

طهران ۲ جنوری۔ برطانیہ کے سفیر واپس طہران پہنچ گئے ہیں۔ امریکی سفیر کل شاہ ایران سے خاص ملاقات کر کے نئے نئے خیالی کیا جاتا ہے۔ کہ انہیں امریکہ کے وزیر خارجہ مسٹر برنٹ کوئی اہم پیغام ارسل کیا ہے۔

دہلی ۲ جنوری۔ مسٹر جناح صدر مسلم لیگ آج یہاں پہنچ گئے۔

لندن ۲ جنوری۔ آئینہ آئینہ دار قلم ہے کہ لندن کے سیاسی حلقے ترکی اور ایران کے سخت حالات کے متعلق بڑی تشویش کا اظہار کر رہے ہیں۔ اس کی خاص وجہ یہ ہے۔ کہ ماسکو کانفرنس میں ایران کے کسی نمائندے کو شامل ہونے کی

اجازت نہیں دی گئی۔ جو ایران کی نمائندگی کے حوالے سے اس میں عظیم اثر ڈالنے پر معاہدہ کی تھا۔ اس میں مزوم تھا۔ کہ جب کبھی تینوں اتحادی ملک ایران کے متعلق مذاکرہ کریں گے۔ ایران کے نمائندہ کو وہاں موجود رہنے اور بات چیت میں حصہ لینے کی اجازت دی جائیگی۔

قاہرہ ۵ یکم جنوری۔ اٹلی اور مصر میں سیاسی اور تجارتی تعلقات کے بحال کرنے کے سلسلہ میں جو گفتگو جاری تھی۔ وہ پانچ بجوں کو نہیں پہنچ سکی۔ لیکن یہاں کے سیاسی حلقوں کو امید ہے کہ جلد کوئی سمجھوتہ ہو جائے گا۔

بٹا ویس یکم جنوری۔ انڈونیشیا کے حکام کی طرف سے کے مطابق برطانوی فوجوں نے تمام انڈونیشین مراکز پر قبضہ کر لیا ہے۔ قبضہ کے وقت انڈونیشیائی پولیس تھا فون سے باہر آگئی۔ اور نہایت پر اسن طرز سے اپنے ہتھیار برطانوی فوج کے حوالے کر دیے۔ اب شہر میں اس وقت تک ہندوستانی اور برطانوی پولیس رہیگی۔ جب تک کہ کوئی پولیس برطانوی ٹوپی مارشل کے ماتحت قائم نہیں کی جاتی۔

لندن۔ یکم جنوری۔ جارج برناؤش کا خیال ہے۔ کہ وہ صرف مزید دو سال زندہ رہ سکیگا۔

لندن یکم جنوری۔ ماسکو کانفرنس کے بعد لندن میں وزرائے خارجہ کے نائبین کی کانفرنس کے شروع ہونے میں کچھ دو رنگ جانیگی۔ کیونکہ ماسکو تجویز کے متعلق فرانس گورنٹ نے اپنے رویہ کی صراحت نہیں کی۔

لندن ۱۔ ۲ جنوری۔ برطانوی پارلیمانی وفد آج بدریہ ہوائی جہاز ہندوستان کے لئے روانہ ہو گیا۔ ہفتہ کو کراچی پہنچ کر اسی روز دہلی۔ روانہ ہو جائے گا۔ جہاں ایک ہفتہ تک مقیم رہیگا۔ اور پھر بڑے کانگریسی اور مسلم لیگ کے نمائندوں سے ملاقات کر کے ہندوستان کے حالات معلوم کرنے کی کوشش کرے گا۔

الہ آباد ۲ جنوری۔ سرانا انوار الکلام آزاد صدر کانگریس نے یونائیٹڈ پریس آف انڈیا کو ایک بیان دیتے ہوئے کہا۔ کہ پارلیمانی وفد کوئی مشورہ اتجاہ ویز نہیں کریں۔ آرا۔ اس کا مقصد یہ ہے۔ کہ کانگریسی اور مسلم لیگ

لیڈروں سے مل کر ان کے خیالات معلوم کرنے اگر اس نے کانگریس کے نمائندوں سے ملنا چاہا۔ تو کانگریسی لیڈرز اور ملاقات کرینگے۔

لاہور ۲ جنوری۔ آج ہائیکورٹ میں جسٹس محمد منیر کے سامنے کیٹن برہان الدین کی طرف سے درخواست پیش ہوئی۔ کہ جب تک بیس کارپس کی درخواست کا فیصلہ نہ ہو۔ فوجی عدالت میں مقدمہ روک دیا جائے۔ اس کی امیدہ سماعت ۴ جنوری کو جسٹس محمد منیر کے سامنے ہوگی۔

بٹا ویس ۲ جنوری۔ انڈونیشیائی انتہا پسند اپنی فوجوں کو سمرانگ کے پاس جمع کر رہے ہیں۔ برطانوی افسروں کا خیال ہے۔ کہ اس جاگ پر پیدا ہونے والی کسی شورش کو آسانی سے دبا جا سکے گا۔

یروشلم ۲ جنوری۔ یروشلم میں کل رات اور آج پھر لیس نے تماشیاں لیں۔ بازار کو گھیر رکھا ہے۔ تحقیقات کیلئے ایک ہزار آدمیوں کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ کل غلامیاب میں مختلف جگہوں پر اشتہارات دیکھے گئے۔ جو خلاف قانون تھے۔ اور ان کے پیچھے مشیت پسند پارٹی کے لیڈروں کے دستخط تھے۔

نورمبرک ہر جنوری۔ نازی جرموں کے خلاف فوجی ٹریبونل میں امریکی وکیل نے تاج اپنا بیان ختم کر دیا۔ اس نے ایک جرمن کی حلیہ حشرات پیش کی۔ جس نے ۱۹۴۲ء میں جرمن افسروں کے حکم سے پانچ ہزار یہودیوں کو قتل ہونے دیکھا تھا۔

لندن یکم جنوری۔ دو دنہی اخبارات نے یہ خبر شائع کی ہے۔ کہ ولندیزی حکومت نے انڈونیشیا کے وزیر اعظم سلطان شہریار کے ساتھ بات چیت کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اس سلسلہ میں ولندیزی نمائندگان گفتگو کرنے کے لئے منقریب بٹا ویس روانہ ہو جائیں گے۔

مدرا ۱ یکم جنوری۔ آل انڈیا پریس کانفرنس ۱۶-۱۸ فروری کو الہ آباد میں منعقد ہو جائیگی۔ بلوچ اور ایکم جنوری۔ یوگوسلاویہ میں قومی وزارت نے صوبیک مانگنا ممنوع قرار دیا ہے۔ جو عہدکاروں کو کرنے کے نااہل ہوں گے۔

انہیں سرکار کا امداد دیا جائے۔

لندن یکم جنوری۔ جریدہ آئینہ نے مشرق وسطیٰ کے متعلق روسی پارلیمنٹ پر اظہار خیال کرتے ہوئے لکھا ہے۔ یہ صحیح نہیں کہ روس کو محض بالکان کے تیل کی وجہ سے مشرق وسطیٰ کی ریت سے دلچسپی ہے۔ بلکہ روس برطانوی اور امریکی اثر کو سارے یورپ سے خارج کرنے کے لئے کوشاں ہے۔

لندن یکم جنوری۔ سر شیفرڈ کریس نے ہندوستان کے معیار زندگی کو بلند کرنے کے سوال پر بہت زور دیا۔ اور اس سلسلے میں ہندوستان نااہل اقتصادیات کی تکمیل کو بہت سراہا ہے۔

لندن یکم جنوری۔ آزاد ہند فوج کے ادا لفت درجن افسر اس ہفتہ گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ ابھی یہ سنگاپور میں ہیں۔ انہیں بہت جلد ہندوستان لایا جائے گا۔ جہاں ان پر مقدمہ چلے گا۔

لاہور یکم جنوری۔ حکومت پنجاب نے دیہات سدھار کے سلسلہ میں تحصیلوں کے صدر مقام پر لائبریریاں کھولنے کے لئے ۲۵ ہزار روپیہ منظور کیا ہے۔ اس سے سر دست ۲۹ لائبریریاں اور دیہاتی کتب خانے کھولے جائیں گے۔

لاہور ۲ جنوری گندم ڈرہ ۹/۱۰ گندم اعلیٰ ۹/۱۲۔ چنے ۸/۶۔ پرانی باسٹمی ۲/۱۰ نئی باسٹمی ۲/۸۔ دوسری کپاس ۱۵/۱۔ گنا ۱۲/۱۔ سے ۱۲/۱ تک

دہلی ۲ جنوری۔ مرکزی اسمبلی کے لئے کل ۱۲۲ ممبر مقرر ہوئے ہیں۔ جن میں سے ۴۰ (۴۵ غیر سرکاری اور ۲۶ سرکاری) نامزد اور ۱۰۲ منتخب شدہ ہیں۔ انچائٹس امیدواروں کی ضمانتیں ضبط ہوئی ہیں۔ اور کل ۵۸۶۶۹ ووٹ ڈالے گئے۔

لندن ۲ جنوری۔ نوہ ذکے موقع پر وزیر ہند لارڈ چٹھک لارنس نے ہندوستان کے نام ایک پیغام نشر کیا جس میں بیان کیا کہ میں انتہائی خوشش کروں گا۔ کہ ہندوستان کو آزاد ملکن کا سا درجہ مل جائے۔ اس مقصد کے پیش نظر میں ہندوستان کے

لیڈروں سے اپیل کرتا ہوں۔ کہ وہ اس کام میں ہماری مدد کریں۔ برطانوی گورنمنٹ اور برطانوی باشندے خواہشمند ہیں۔ ہندوستان کو آزاد مل جائے۔ اور وہ بھی آزاد ملکوں کی صف میں کھڑا ہو کر ہرگز متوجہ اتحاد کے لیے کوشش کرے۔